افغانستان کی کڑیاں حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی کی سرفروشانہ مجاہدانہ سرگرمیوں سے ملاکر ایک ایسی حقیقت کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی جو معاندین کے تعصب وعناد اور دجل وتلبیس کی ہزار کوششوں کے باوجود بھی آفتاب نصف النہار کی طرح روشن اور عیاں ہے۔ اور اسی اقتباس میں دئے گئے انگریز کے اعترافی حوالہ سے اس جہاد وحمیت اسلامی کے اصل سرچشمہ پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے۔ جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا کی شکل میں پورے عالم اسلام بالخصوص شمال مغربی سرحدی علاقوں کے لئے مینار نور بنی ہوئی تھی۔ وہ جہاد حریت کا ایک ایسا پاور ہاؤس تھا جس کی برقی لہریں اب بھی رواں دواں ہیں۔ اس چراغ سے حضرت حاجی صاحب بھی روشن ہوئے اور غازی انور پاشا بھی اور یہی وہ چراغ تھا جو حضرت شاہ ولی اللہ اور امام المجاہدین حضرۃ سید احمد شہیدؒ کے مشکوٰۃ ایمان وعزیمت سے منور ہو کر ان کے مقام عزیمت وجہاد کا وارث وامین بنا۔ سید احمد شہیدؒ کی تمنائیں اور حضرت شیخ الہندؒ کے خواب آج اس عظیم جہاد کی شکل میں شرمندۂ تعبیر ہو رہے ہیں جو دنیا کی سب سے بڑی سامراجی قوت روس کے ساتھ جاری ہے۔ اور آج بھی جس کی باگ ڈور انہی شیخ الہند مرحوم کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت سید احمد شہیدؒ نے جنگ اکوڑہ کی رات جس گلشن محمدی کو اپنے جان نثاروں کے خون سے پانی دیا وہی سرزمین آج لہلہا اٹھی ہے۔ اور اپنے حقانی فرزندوں کے ذریعہ ملت کی سوکھی کھیتوں کی آبیاری کر رہی ہے۔

مجاہدین چمرکنڈ کا خون رائیگاں نہیں گیا۔ مالٹا کے خلوت کدہ کو جس چراغ نے روشن کیا اسکی لو سے کوہ ہندوکش کی چٹانیں پگھل رہی ہیں۔ اور اسکی ضوفشانیوں سے کابل وغزنی اور بلخ وہرات کے میدان جگمگا اٹھے ہیں۔ اور انشاء اللہ ''ریشمی رومال'' کی فولادی ڈوریاں ماسکو اور لینن گراڈ کے شہ رگ کا پھندا بنتی جارہی ہیں۔ شاملی اور تھانہ بھون کے میدانوں میں بلند کئے گئے تکبیر وجہاد کے نعرے دریائے آمو کے اس پار سنائی دینے لگے ہیں۔

الغرض ان بے سروسامان بوریا نشین فقیروں کی سحرکاریوں کا کیا کہنا؟ جن کی قربانیاں صدی ڈیڑھ صدی گزرنے کے بعد بھی زندہ وتابندہ ہیں۔ اور جس کی روشنی میں بخارا وسمرقند تاشقند وخیوا کی گم شدہ عظمت وسطوت کی بازیابی ہو رہی ہے۔ وما ذلك على الله بعزيز ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون۔

دنیائے علم وفضل پچھلے دنوں دو قیمتی شخصیتوں سے محروم ہوگئی حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم بانی خیر المدارس ملتان کے قابل وصالح فرزند اور مدرسہ خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری